گنبدِ خضرا کے سائے تلے

السلام اے سبز گنبد کے مکین السلام یا رحمۃ اللعالمین

آج جمعرات کو بعد نمازِ عشاء ہم مدینہ طیبہ جانے کے لئے تیار کھڑی بسوں میں سوار کر دیئے گئے معلم کا عملہ بڑی جانچ پڑتال کے بعد بسوں میں سوار کرا رہا تھا تمام مسافروں کے لبوں پر درودِ ابراہیمی تھا سب کو شوقِ زیارت تھا گیارہ بجے رات ڈرائیور نے سیٹ سنبھالی۔ ابھی سفر جاری بھی نہ ہوا تھا کہ ہمارے گروپ کے ایک بڑے میاں نے الٹیاں کرنا شروع کر دیں ساتھ کی سیٹ سے مسافر نے شور مچا دیا کہ مجھے اپنی سیٹ بدلنا ہے اس گندی سیٹ پر اتنا لمبا سفر نہیں ہو گا سب سیٹوں پر مسافر پورے تھے کوئی خالی سیٹ موجود ہی نہ تھی بہت ہنگامہ برپا تھا معلم کا عملہ کہہ رہا تھا اگر یہ صاحب بیمار تھے تو سفر شروع کیوں کیا؟ یہ بزرگ بس سے اتر جائیں اور جب اچھے ہوں تو سفر کریں۔ در اصل انکل کی بہوئیں وغیرہ جب مجھے ملنے آئی تھیں مجھے تاکید کی کہ باجی ہمارا سسر بھی آپ لوگوں کے ساتھ جا رہا ہے اس کا خیال رکھنا۔ انکل نے حج کے بعد پاکستان جانا تھا اور اتفاق سے میری سیٹ بھی اسی دن اور تاریخ کی اسلام آباد کے لئے بک تھی جبکہ انکل نے اسلام آباد سے

آگے بھی سفر کرنا تھا معلم کے عملے کو بمشکل میں نے تکرار کر کے
انکل کا سفر جاری رکھنے پر آمادہ کیا تو دوسرا شخص بڑبڑاتا
ہوا بس سے اتر گیا تاکہ کسی دوسری بس میں مدینہ طیبہ
کا سفر کر لے ہمارے مدینہ طیبہ پہنچنے تک انکل کی حالت خاصی
ابتر ہو چکی تھی انہیں فالج اور پھیپھڑوں میں پانی وغیرہ
کی بنا پر ایمبولنس منگا کر ہوسپٹل بھیجا گیا بہر حال جب ہم
اپنی قسمت پر نازاں درودِ پاک پڑھتے ہوئے مدینہ طیبہ
میں داخل ہوئے تو نمازی نمازِ فجر پڑھ کر اپنے اپنے گھروں
کو لوٹ رہے تھے ہم نے بس کے سٹاپ ہوتے ہی اتر کر زمین
پر اپنی چادر یا چٹائیاں بچھا کر نماز فجر ادا کی اور مناسب
رہائش گاہ تلاش کر کے سامان رکھا وضو کر کے سیدھے
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ کیا۔ باب السلام
سے اپنے ساتھی مرد اور ساتھ والے دروازے سے خواتین اندر
داخل ہوئیں پولیس نے تلاشی لے کر اندر جانے کی اجازت دے دی ہم
سب خواتین تلاشی دینے کے بعد بسم اللہ والصلاۃ والسلام
علیک یارسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ اور
ساتھ ہی مسجد میں داخلے کی دعا پڑھتے ہوئے اس مقدس مسجد میں
پہنچے رشکِ جنت خطۂ ارضی پر مجھ سی گنہگار؟ مجھے اپنے اوج

مقدر پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا سب سے پہلے تحیۃ المسجد و نفل
پڑھکر بصد ادب و نیاز بارگاہِ حبیبِؐ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
میں سلام نیاز اور محبت بھرے عقیدت کا نذرانہ ادا کیا میں ان حسین
اور پر نور لمحات کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتی میرا دل
آقا رحیمؐ و کریمؐ کی شکر گزاری سے لبریز تھا جن کی رحمتِ خاص
نے مجھے اس قابل جانا کہ بارگاہِ رحمۃ اللعالمینؐ میں حاضری
کی اجازت عطا فرمادی اور میں اپنے گناہوں پر شرمسار
انتہائی ندامت سے سر جھکائے زار و قطار رو رہی
تھی میری آنکھوں سے اشکوں کی لڑیاں ٹوٹ رہی تھیں
سر بارگاہِ رسالتؐ میں جھکا تھا دل کی دھڑکنیں بے قابو
تھیں۔ میں پوری جان سے کانپ رہی تھی مجھ پر قربِ حضوری
کی وجہ سے کیف و رقت کے ساتھ اپنی خوش قسمتی پر
ناز و شکر گزاری کی حالت میں لرزہ طاری تھا۔ بے یقینی
کے ساتھ حیران بھی تھی کہاں میں! کہاں دربارِ رسولؐ کریم صلعم
کیا یہ حقیقت ہے؟ کیا واقعی میں اپنے آقاؐ کے حضور حاضر ہوں؟
مجھے یہ سب خواب معلوم ہو رہا تھا۔ مگر یہ کوئی حسین
خواب نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت تھی جس کی طلب و جستجو
میں میری زندگی گزری تھی۔ میں نے سالہا سال اس آرزو کی تکمیل کے

کے لئے دعائیں

کی تھیں ہاں یہ میری زندگی کی سب سے بڑی تمنا تھی ۔ جو کہ الحمدللہ
خوش بختی سے آج پوری ہوچکی تھی میں اپنے پیارے آقا جی کے روضۂ انور
و اقدس پر درود و سلام عرض کر رہی تھی میں نے آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے قدموں میں کھڑے ہو کر دھیمی آواز میں سلام
عرض کیا تو میرے دماغ میں قرآن پاک کی آیات کا مفہوم
موجود تھا ۔ کہ بارگاہ آقا میں آواز بلند نہ کرنا ورنہ سارے اعمال ضائع ہو جائیں گے ۔

ترجمہ: اگر انہوں نے یہ طریقہ اختیار کیا ہوتا کہ جب
اپنے نفس پر ظلم کر بیٹھیں تو نبی کریم کے پاس آجاتے
آپ کے پاس آکر اللہ سے معافی کی درخواست کرتے اور اگر
اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم آپ بھی ان کے لئے اللہ سے
معافی کی درخواست کرتے تو یقیناً اللہ کو بخشنے والا
اور رحم کرنے والا پاتے ان آیات کا مفہوم سوچتے ہوئے
میں اپنے اعمال اپنے افعال اپنی زندگی کے شب و روز
پر سراپا ندامت بنی ہوئی تھی ۔ میری چیخیں
میرے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئیں کیونکہ فرمان
باری تعالیٰ کی یہ آیات بھی میرے ذہن میں محفوظ
تھیں ۔ کہ سورۃ الحجرات کی آیت نمبر 2

ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو اپنی آواز کو نبی کریم

صلعم کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو۔ جس طرح تم آپس

میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا

کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو (الحجرات۔ آیت نمبر 2)

میں نے بمشکل خود پر قابو پایا درود مستغاث درود مقدس

درود لکھی درود تاج پڑھکر ریاض الجنت کے سب ستونوں

کے قریب نوافل ادا کئے تکیہ مبارک کے قریب کھڑے ہوکر

صلاۃ وسلام کا نذرانہ دبے لہجے میں ادا کیا 2 نفل نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلم کی روح اقدس کو نذر کئے 2 نفل حضرت صدیق اکبر رض کی روح پاک کو

نذر کئے اور 2 نفل حضرت عمر رض کی روح کی نذر کئے پھر 2 نفل

حضرت عائشہ رض ام المومنین اور 2 نفل حضرت فاطمہ رض

خاتون جنت کی روح مبارک کو ثواب پیش کرنے

کی نیت سے پڑھے۔ ابھی درود اکبر پڑھنا چاہتی تھی مگر

خدام نے خواتین کا وقت ختم ہو جانے کا اعلان کرنے کے

ساتھ ہی سب کو چلے جانے کا کہنا شروع کر دیا۔ اور ہمیں

یاد دلایا کہ مسجد کے اس حصے میں جانا پڑا جہاں خواتین

نماز کے لیے رک سکتی ہیں۔ ہم نے قرآنِ پاک کھول لئے یہاں تک

کہ نمازِ جمعہ کا وقت ہوگیا۔ سب نے نماز ادا کی۔ اور دوپہر
کے کھانے کے وقت گھر پہنچ گئے۔ کچھ دیر آرام کر کے نماز عصر کے
لئے حرم پاک میں پہنچے۔ اور خواتین کے حصہ میں نعت و سلام کی محفل منعقد کی۔
اگلے دن پھر خواتین روضۂ اقدس پر حاضری کے لئے موجود تھیں
ریاض الجنت میں نوافل کے بعد میں نے آقا جی کی بارگاہِ عالی میں
اپنے والد صاحب حافظ مظہر الدین مرحوم کی چند نعتوں کے اشعار پیش کرنے
کے بعد اپنی کچھ نعتیں بارگاہِ رسالت مآب میں پیش کرنے کے
بعد صلاۃ وسلام پیش کیا اور درودِ مستغاث پڑھنے کے
ساتھ ہی حاضری کا وقت ختم ہوگیا۔ سبھی حاضرین اپنی
اپنی سمجھ بوجھ اور عقل کے مطابق عجز و نیاز سے ساتھ حاضری
دے رہے تھے۔ آج ہمارا پروگرام قبا جانے کا بن گیا۔ طے یہ
پایا کہ فجر ادا کرتے ہی باہر سے چائے کی پیالی کے ساتھ ڈبل
روٹی کھا کر کچھ کھجوریں اور پانی کی بوتلیں لے کر چل دیں گے
گھر آ کر ناشتہ کرنے سے وقت ضائع ہو گا اور ہم
اشراق مسجدِ قبا میں پڑھنا چاہتے تھے۔ اگلے دن پروگرام
کے مطابق مسجدِ قبا پہنچے دیکھا کتنے ہی بھولے بادشاہ
احرام باندھ کر آئے ہیں کہ مسجدِ قبا میں 2 نفل کا ثواب

7

عمرہ کے برابر ہے تو عمرہ کے لئے احرام کی شرط ہے۔ ان صاحبان کو سمجھایا اور بتایا کہ جو عمرہ کعبۃ اللہ میں کرتے ہیں اس کے لئے احرام کی شرط ہے یہاں خواہ کتنے نوافل ادا کر لیں ثواب تو ملے گا مگر احرام کی ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال اسی طرح دن گذرتے گئے اس دن پھر جمعہ تھا۔ سب نے حسب معمول جمعہ اور پھر عصر کے وقت نماز عصر ادا کی۔ نماز کے بعد جب سب گھر جا رہے تھے باب النساء کے قریب ہجوم دیکھکر میں آگے بڑھی تاکہ کچھ تحقیق تفتیش کر لوں کیونکہ یہ بچپن سے ہی میری بری عادت ہے کچھ ہنگامہ ہو مجھے ضرور دیکھنا اور معلوم کرنا ہوتا ہے۔ خیر پتہ چلا یہ صاحب عصر پڑھکر اٹھے تو۔ مگر پھر وہیں آقا علیہ السلام کے قدموں کی طرف گر گئے وفات پا گئے اب ایمبولنس کا انتظار تھا کہ آئے اور اس خوش قسمت کو غسل کفن کر کے لائے وہ محرم دھوتی میں ملبوس تھے اور دیکھنے میں انڈونیشیا کے باشندے لگتے تھے۔ وہ جو بھی کوئی تھے بڑے خوش نصیب تھے۔ میں اسی وقت پوسٹ آفس گئی لیٹر خرید کر اپنی بیٹیوں کو خط لکھا کہ ایسی پیاری موت کی تمنا تو مجھے بھی مگر جیسے چاہے اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے نواز دے۔ وہ خط میری واپسی کے 2 ماہ بعد میرے گھر پہنچا۔

اور جیسے آقا جی چاہیں لپیٹ کریں تو اپنے قدموں میں جگہہ
عنائت فرما دیں۔ نجانے وہ خوش بخت کون تھا وہ جو کوئی
بھی تھا بڑا قسمت والا تھا۔ اسی شام مغرب سے چند لمحے
پہلے ایک خاتون نے نماز مغرب کی اذان کے وقت دم دیدیے
ہجوم دیکھکر پتہ کیا پولیس خاتون نے کہا۔ موت ہو گئی ہے
ادھر نماز کی جماعت کھڑی ہونے کو تھی میں نے قرات باری تعالی
کے حضور سربسجود ہونے کی طرف توجہ دی۔ اور تفتیش زیادہ
نہ کر سکی۔ مغرب کے بعد صفائی والوں سے جھاڑو لے کر قالینوں پر پھیرنے کا شرف پایا۔
بہر حال بروز ہفتہ بعد عصر ہماری بس کے تمام مسافر اس
وقت مدینہ طیبہ سے رخصت ہونے کو موجود تھے میں نے کافی
لے دے کی تھی کہ اگر چہ ایک دن اور نہیں رکتے تو کم از کم
عشاء کی نماز تک ہی رک جاتے عشاء پڑھکر چلتے مگر باقی
گروپ سارا ہی جلدی جانے پر مصر تھا جن کی تعداد غالبًا
ستائیس تھی اب ایک طرف ستائیس ووٹ اور میں اکیلی تھی
کچھ شنوائی نہ ہوئی عصر بھی حرم پاک کے کار پارک میں
بس میں سامان رکھکر پڑھ لی گئی تھی۔ سب بس میں سوار
ہو چکے تھے۔ میری نظر گنبد خضرا پر ٹکی ہوئی تھی۔ اور میرے
ذہن میں والد صاحب مرحوم کی نعت جو بہت مقبول ہے کا یہ مصرع گونج

رہا تھا کہ   دمکتے رہیں تیرے گنبد کے جلوے سلامت رہے تیرے روضے کی جالی ۔

اور اشکوں کی برسات میں حضورؐ پر نور کی خدمت اقدس میں درود پیش

کرنے کے ساتھ بارگاہِ عالی میں درخواست گزار تھی کہ میرے آقاؐ مجھے

پھر بلائیے پھر سے مجھے حاضری کی سعادت عطا فرمانا ۔ مجھے یاد رکھنا

اور مجھے اپنی رحمۃ اللعالمینی کے صدقے بھلا نہ دینا اپنا دستِ

شفقت و رحمت سدا میرے سر پر رکھنا ۔ میرے آقاؐ بے شک

میں کمتر اس قابل نہیں مگر پھر بھی آپؐ کی رحمتوں کی چھاؤں

چاہتی ہوں ۔ اپنی کنیز کو نگاہ میں رکھنا ۔ دور نہ رکھنا ۔

دل جدائی کے غم سے پھٹا جا رہا تھا ۔ سانسیں رکی جا رہی تھیں

میری نظریں گنبدِ خضرا کے جلوؤں میں کھو چکی تھیں میں

اردگرد کے ماحول سے بالکل بے نیاز ہو چکی تھی کہ اچانک

اذان کی آواز سے میں ہوش کی دنیا میں لوٹ آئی

دیکھا تو بس اسی کار پارک میں باب السلام کی

سمت رک چکی تھی اور اذانِ مغرب حرم پاک سے

سنائی دے رہی تھی میں نے اذان کا جواب دے کر دعا پڑھی

ڈرائیور کہہ رہا تھا کہ بس سے اتر کر نماز مغرب ادا کر

لیں جلدی کرو ۔ میں حیران تھی کہ عصر پڑھ کر سفر شروع

کیا تھا پھر ابھی تک ہم یہیں کھڑے ہیں ؟ خیر نماز مغرب

باجماعت ادا کرتے ہی بس میں سوار ہو گئے ۔ جو حافظ صاحب

شہر میں ہمارے بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیا کرتے

تھے سب مسافروں نے ان سے کہا کہ دعا کریں ایے راستہ

مل جائے وہ بولے میں تو کب سے دعا کر رہا ہوں مگر

یہ میری ایک نہیں چلنے دیتی ! ہیں ؟؟؟ میں نے کیا کیا ہے ؟

میں نے حیرانی سے پوچھا کہ یہ بس تو عصر کے وقت چلی

تھی اب مغرب تک یہ یہیں کھڑی ہے ؟ کیا وجہ ہے ؟

سب ہنسنے لگے کہ جیسے تمہیں معلوم ہی نہیں معاملہ کیا

ہے ۔ حافظ صاحب بولے ڈرائیور کو راستہ نہیں مل

رہا وہ عصر سے مغرب تک حرم پاک کے گرد ہی گھومتا

پھر رہا ہے ۔ میں نے کہا تو اس میں میرا کیا قصور ہے ؟

میرے اس سوال پر سب بہت سے ہنسے کہ تمہارا قصور یہ ہے

کہ تم نے جو یہ رونا بلکنا شروع کر رکھا ہے

تو آقا علیہ السلام کی طرف سے اجازت نہیں مل

رہی اب یہ رونا دھونا بند کرو اور آقا ﷺ جی

سے اجازت کی بات کرو تاکہ ڈرائیور کو راستہ

مل سکا۔ نجانے کیوں ڈرائیور راستہ بھول گیا ہے حالانکہ پرانا ڈرائیور ہے۔

شائد تمہاری بیقراری کو دیکھتے ہوئے رسولِ کریمؐ آقاجی دل

وجانِ ما صلی اللہ علیہ وسلم نے روک لیا ہے۔ اب تم یہ رونا دھونا بند کردو

اور اب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت کی بات کرو۔

تب ہی دھڑکتے دل سے میں نے شکرانے اور محبت کے آنسو

بہاتے ہوئے التجا کی میں صدقے میرے پیارےؐ محترم مکرم

میرے آقاجیؐ اب اجازت مرحمت فرما دیجیئے اور کبھی

آئندہ پھر انشاء اللہ حاضری ہوگی بس آپؐ کی رحمت ساتھ رہے

اس کے ساتھ ہی ڈرائیور کے دماغ کو جھٹکا سا لگا اور اس

کے ساتھ ہی اسے راستہ مل گیا وہ بہت زیادہ

پریشان وحیران تھا کہ سامنے ہی تو سڑک تھی اور راستہ صاف

تھا جبکہ وہ بھی پرانا ڈرائیور تھا۔ کیوں اور کیسے راستہ بھولا؟

اور پھر اسے کس نے راستہ دکھایا؟ کون تھا ایسا راہبر؟

اللہ کے بھید وہ ہی جانے میری تو اللہ پاک سے

اور آقاؐ رحمتِ عالم سے التجا ہے کہ جلد از جلد مجھے اور میری

بیٹیوں ان کے شوہروں اور میری نواسیوں کو مقبول حاضری

نصیب ہو آمین بجاہ سید المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم آمین